سوال

(21) تحیۃ المسجد

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

تحیۃ المسجد پڑھنا واجب ہے یا سنت ۔ بعض لوگ بوجہ تنگی وقت کے فرض نماز کھڑے ہونے تک کھڑے رہتے ہیں اور بیٹھتے نہیں اور کہتے ہیں کہ بغیر تحیۃ المسجد پڑھے مسجد میں با نتظار صلوۃ بیٹھنا درست نہیں یہ کہنا ان کا صحیح ہے یا غلط ۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

تحیۃ المسجد نہ واجب ہے نہ سنت مؤکدہ بلکہ مستحب ہے ۔ مسلم جلد اول صفحہ نمبر 248 میں حدیث ہے ۔

« عن ابی قتادۃ قال دخلت المسجد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسٌ بین ظھرانی الناس قال جلست قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان ترکع رکعتین قبل ان تجلس قال فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتک جالساً والناس جلوسٌ قال اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتیٰ یرکع رکعتین ۔ »

بخاری جلد اول صفحہ 63 میں قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے ۔

«ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس»

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے میں بھی بیٹھ گیا ۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے کس نے روکا ہے ؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ کو دیکھا اور لوگوں کو بھی بیٹھے دیکھا ، تو میں بھی بیٹھ گیا ۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ جب کوئی تمہارا مسجد میں داخل ہو تو پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور پھر بیٹھے اور بخاری میں ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے ۔ ‘‘

ان ہر دو احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تحیۃ المسجد واجب ہے مگر دوسری احادیث پر نظر کرنے سے اس کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ استحباب کی دلیل ملاحظہ ہو۔

دلیل اوّل

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر امام نوویؒ مسلم صفحہ 248 میں تحیۃ المسجد کے استحباب پر باب باندھا ہے۔بخاری جلد ثانی صفحہ 636 میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث میں ہے کہ میری توبہ قبول ہوئی تو میں مسجد میں داخل ہوا۔ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں۔ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کہا۔ آپ خاموش تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ اور آپ نے مجھ کو میری توبہ قبول ہونے پر مبارکباد اور خوشخبری دی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد ضروری نہیں۔ اگر ضروری ہوتے تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کے لئے ضرور کہتے اور سکوت نہ فرماتے۔ چنانچہ اس حدیث کے پیش نظر امام نوویؒ نے تحیۃ المسجد کے استحباب پر باب باندھا ہے جیسا کہ ابن بطالؒ نے کہا ہے کہ ائمہ الفتوی نے اس باب پر اتفاق کیا ہے کہ صیغہ امر فلیرکع رکعتین استحباب پر محمول ہے اس لئے کہ جلیل القدر صحابی مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے اور نماز نہ پڑھتے۔ ان دلائل سے ثابت ہو گیا کہ تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ جماعت سے پہلے اگر وقت فراخ ہے تو مرضی پڑھے یا نہ۔ اگر وقت تنگ ہے تو بدرجہ اولیٰ بیٹھ سکتا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔

نوٹ: خطبہ جمعہ میں کوئی شخص آئے تو وہ ضرور دو رکعت پڑھے چنانچہ مسلم میں اس کی تصریح ہے ان کی بابت یہ ذکر نہیں آیا کہ وہ مسجد کا حق (تحیۃ المسجد) ہیں یا کچھ اور ہیں، اس لئے جس طرح آیا ہے عمل کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الطہارت، مساجد کا بیان، ج2ص25

محدث فتویٰ